ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم
ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ البقرۃ (مسلسل)

آیت ۲۵۴

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴿۲۵۴﴾﴾

ب ی ع

بَاعَ (ض) بَیْعًا : فروخت کرنا' سودا کرنا۔

بَیْعٌ (اسم ذات) : سودا' آیت زیر مطالعہ۔

بِیَعٌ (اسم ذات) : عبادت خانۂ معبد۔ ﴿لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ﴾ (الحج: ٤٠) ''تو منہدم کیے جاتے گرجے اور عبادت خانے اور نمازیں اور مسجدیں۔''

بَایَعَ (مفاعلہ) مُبَایَعَةً : (۱) کسی سودے کا معاہدہ کرنا۔ (۲) بیعت کرنا۔ ﴿فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ ؕ﴾ (التوبۃ: ١١١) ''پس تم لوگ خوشی مناؤ اپنے اس سودے پر تم نے معاہدہ کیا جس کا۔'' ﴿لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ (الفتح: ١٨) ''بے شک اللہ راضی ہوا ہے مومنوں سے جب وہ لوگ آپ ﷺ کی بیعت کرتے تھے اس درخت کے نیچے۔''

تَبَایَعَ (تفاعل) تَبَایُعًا : باہم خرید و فروخت کرنا۔ ﴿وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ (البقرۃ:۲۸۲) ''اور تم لوگ گواہ بناؤ جب باہم خرید و فروخت کرو۔''

خ ل ل

خَلَّ (ن) خَلًّا : کسی چیز میں سوراخ کرنا۔

خَلٌّ ج خِلَالٌ (اسم ذات) : سوراخ' کسی چیز کے دو کناروں کا درمیانی فاصلہ' دراڑ۔ ﴿اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا﴾ (النمل:٦١) ''یا وہ جس نے بنایا زمین کو ٹھہرا ہوا اور بنایا اس کی دراڑوں کو نہریں۔''

خُلَّةٌ ج خِلَالٌ (اسم ذات) : ایک طرح کی میٹھی گھاس (یعنی مٹھاس سوراخ کر کے گھاس کے اندر چلی جاتی ہے)۔ پھر استعارةً دوستی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ آیت زیر مطالعہ۔ اور: ﴿اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ﴾ (ابراھیم) ''کہ آئے وہ دن کوئی سودا نہیں ہے جس میں اور نہ ہی یارانے۔''

خَلِيْلٌ ج اَخِلَّاءُ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت) : قریبی دوست' خاص دوست۔ ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ (النساء) ''اور بنایا اللہ نے ابراہیمؑ کو دوست۔'' ﴿اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ﴾ (الزُخرف) ''سارے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔''

ترکیب : فعل امر ''اَنْفِقُوْا'' کا فاعل اس میں ''اَنْتُمْ'' کی ضمیر ہے اور ''مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ'' اس کا مفعول ہے۔ ''يَاْتِيَ'' کا فاعل ''يَوْمٌ'' ہے اور نکرہ مخصوصہ ہے۔ ''بَيْعٌ'' ''خُلَّةٌ'' اور ''شَفَاعَةٌ'' مبتدأ نکرہ ہیں' کیونکہ قاعدہ بیان ہو رہا ہے اور ان کی خبریں محذوف ہیں۔

ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ : اے لوگو! جو	اٰمَنُوْٓا : ایمان لائے
اَنْفِقُوْا : تم لوگ خرچ کرو	مِمَّا : اس میں سے جو
رَزَقْنٰكُمْ : ہم نے دیا تم کو	مِّنْ قَبْلِ : اس سے پہلے
اَنْ : کہ	يَّاْتِيَ : آئے
يَوْمٌ : وہ دن	لَّا بَيْعٌ : کوئی سودا نہیں ہے
فِيْهِ : جس میں	وَلَا خُلَّةٌ : اور نہ کوئی دوستی ہے

وَّلَا شَفَاعَةٌ: اور نہ ہی کوئی شفاعت ہے   وَالْكٰفِرُوْنَ: اور انکار کرنے والے
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ: ہی ظالم ہیں

آیت ۲۵۵

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾﴾

و س ن

وَسِنَ (س) سِنَةً: اُونگھ آنا۔

سِنَةٌ (اسم ذات): اُونگھ' غفلت' آیت زیر مطالعہ۔

ن و م

نَامَ (ف) نَوْمًا: نیند کرنا' سونا۔

نَوْمًا (اسم ذات): نیند' آیت زیر مطالعہ۔

نَائِمٌ (اسم الفاعل): نیند کرنے والا' سونے والا۔ ﴿فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾﴾ (القلم) ''تو چکر لگایا ایک آفت نے آپؐ کے ربّ کی طرف سے اس حال میں کہ وہ لوگ نیند کرنے والے تھے۔''

مَنَامٌ (مَفْعَلٌ کے وزن پر اسم الظرف): نیند کرنے یا سونے کی جگہ یا وقت۔ ﴿اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ﴾ (الصّٰفّٰت:۱۰۲) ''بے شک میں دیکھتا ہوں سونے کے وقت میں کہ میں تجھ کو ذبح کرتا ہوں۔''

ک ر س

(x) x: ثلاثی مجرد سے فعل استعمال نہیں ہوتا۔

اَكْرَسَ (افعال) اِكْرَاسًا: کسی چیز کو تہہ در تہہ جمانا' عمارت کی بنیاد کو ٹھونک ٹھونک کر پختہ کرنا۔

کُرْسِیٌّ : بیٹھنے یا جمنے کی جگہ' کرسی' تختِ حکومت۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ء و د

آدَ (ن) اَوْدًا : گرانبار کرنا' تھکانا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ع ل و

عَلَا (ن) عُلُوًّا : (۱) بلند ہونا' (۲) کسی چیز پر چڑھنا' چڑھائی کرنا' غالب ہونا' (۳) سرکشی کرنا' بغاوت کرنا۔ ﴿اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ﴾ (النمل) ''کہ تم لوگ بلند مت ہو مجھ سے اور تم لوگ آؤ میرے پاس فرمانبردار ہوتے ہوئے۔'' ﴿وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ﴾ (المؤمنون:۹۱) ''اور ضرور چڑھائی کرتے ان کے بعض' بعض پر۔'' ﴿اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ﴾ (القصص:٤) ''بے شک فرعون نے سرکشی کی زمین میں۔''

عُلُوٌّ (اسم ذات بھی ہے) : بلندی' بڑائی۔ ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا﴾ (القصص:۸۳) ''یہ آخری گھر' ہم نے بنایا اسے ان لوگوں کے لیے جو نہیں چاہتے بڑائی زمین میں اور نہ فساد۔''

اَعْلٰی مؤنث عُلْیَا (اَفْعَلُ اور فُعْلٰی کے وزن پر اسم التفضیل) : زیادہ بلند' سب سے بلند' غالب۔ جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو مطلب ہوتا ہے انتہائی بلند' مطلق بلند۔ ﴿لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی﴾ (طٰهٰ) ''تو مت ڈر' بے شک تو غالب ہے۔'' ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَی﴾ (الاعلیٰ) ''تو تسبیح کر اپنے بلند ربّ کے نام کی۔'' ﴿وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا﴾ (التوبة:٤٠) ''اور اللہ کا فرمان ہی بلند ہے۔''

عَالٍ (اسم الفاعل) : صفت کے طور پر بھی آتا ہے: بلند ہونے والا یعنی بلند۔ ﴿فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ﴾ (الحاقة) ''ایک بلند باغ میں۔'' ﴿عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ﴾ (الدھر:۲۱) ''چڑھنے والا ہے ان پر ایک باریک ریشم کا کپڑا۔'' ﴿وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ﴾ (یونس:۸۳) ''اور بے شک فرعون سرکشی کرنے والا ہے زمین میں۔''

عَلِیٌّ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت) : ہمیشہ اور ہر حال میں بلند' بالاتر۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

عِلِّیٌّ (اسم ذات) : بلندی۔ ﴿اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ﴾ (المطففین) ''یقیناً نیکی کرنے والوں کی کتاب بلندیوں میں ہے۔''

تَعَالٰی (تفاعل) تَعَالٍ : دوسروں سے بلند ہونا۔ ﴿فَتَعٰلَی اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴾

(الاعراف) ''تو بلند ہوا اللہ اس سے جو یہ لوگ شرک کرتے ہیں۔''

تَعَالَ ج تَعَالَوْا (فعل امر) : تو بلند ہو' تو اُٹھ' پھر زیادہ تر ''تو آ'' کے معنی میں آتا ہے۔ ﴿تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ﴾ (آل عمران:٦٤) ''تم لوگ آؤ ایک ایسے کلمے کی طرف جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے مابین۔''

مُتَعَالٍ (اسم الفاعل) : صفت کے طور پر بھی آتا ہے: دوسروں سے بلند ہونے والا یعنی دوسروں سے بلند۔ ﴿عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ﴾ (الرعد) ''شھادہ (ظاہر) اور غیب کا جاننے والا جو ہمیشہ بڑا ہے' سب سے بلند ہے۔''

اِسْتَعْلٰی (استفعال) **اِسْتِعْلَاءً** : بلندی یا غلبے کی کوشش کرنا یعنی بلند ہونا' غالب ہونا۔ ﴿وَقَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰی﴾ (طٰہٰ) ''اور اس نے مراد پالی ہے آج جو غالب ہوا۔''

ترکیب : ''اَللّٰهُ'' مبتدأ اور اس کے آگے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ'' پورا جملہ اس کی خبر ہے' جبکہ اس جملہ میں ''لَا اِلٰهَ'' مبتدأ ہے' اس کی خبر ''بِحَقٍّ مَوْجُوْدٌ'' محذوف ہے اور ''اِلَّا هُوَ'' متعلق خبر ہے۔ ''اَلْحَیُّ'' اور ''اَلْقَیُّوْمُ'' مبتدأ لفظ ''اَللّٰهُ'' کا بدل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں اور ان پر لام جنس ہے۔ ''لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ'' پورا جملہ ''اَللّٰهُ'' کی صفت ہے۔ اس جملہ میں ''لَا تَاْخُذُهٗ'' فعل ہے ''ہٗ'' اس کی ضمیر مفعولی ہے' جبکہ ''سِنَةٌ'' اور ''نَوْمٌ'' اس کے فاعل ہیں۔ ''مَا'' مبتدأ ہے' اس کی خبر ''مَوْجُوْدٌ'' محذوف ہے اور ''فِی السَّمٰوٰتِ'' اور ''فِی الْاَرْضِ'' قائم مقام خبر ہیں۔ پھر یہ دونوں جملے مبتدأ مؤخر ہیں' ان کی خبر ''ثَابِتٌ'' محذوف ہے' جبکہ ''لَهٗ'' قائم مقام خبر مقدم ہے' اور اس پر لام تملیک لگا ہوا ہے۔ ''یَعْلَمُ'' کا فاعل اس میں ''هُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''اَللّٰهُ'' کے لیے ہے۔ ''مَا'' اس کا مفعول ہے' جبکہ ''بَیْنَ'' اور ''خَلْفَ'' ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ''كُرْسِیُّهٗ'' مرکب اضافی ہے اور ''وَسِعَ'' کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے' جبکہ ''اَلسَّمٰوٰتِ'' اور ''اَلْاَرْضَ'' دونوں اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ''یَئُوْدُ'' کا فاعل ''حِفْظُهُمَا'' ہے۔ ''اَلسَّمٰوٰتِ'' ایک جنس ہے اور ''اَلْاَرْضَ'' دوسری جنس ہے' اس لیے تثنیہ کی ضمیر ''هُمَا'' آئی ہے۔

ترجمہ:

اَللّٰهُ : اللہ	لَآ اِلٰهَ : کسی قسم کا کوئی الٰہ نہیں ہے
اِلَّا : سوائے اس کے کہ	هُوَ : وہ ہے

اَلْحَيُّ : جو (حقیقتاً) زندہ ہے	الْقَيُّوْمُ : جو (حقیقی) نگران وکفیل ہے
لَا تَاْخُذُهٗ : نہیں پکڑتی اس کو	سِنَةٌ : کوئی اونگھ
وَّلَا نَوْمٌ : اور نہ کوئی نیند	لَهٗ : اس کی ہی (ملکیت) ہے
مَا : وہ جو ہے	فِي السَّمٰوٰتِ : آسمانوں میں
وَمَا : اور وہ جو ہے	فِي الْاَرْضِ : زمین میں
مَنْ ذَا الَّذِيْ : کون ہے وہ جو	يَشْفَعُ : شفاعت کرے
عِنْدَهٗ : اس کے پاس	اِلَّا : مگر
بِاِذْنِهٖ : اس کی اجازت سے	يَعْلَمُ : وہ جانتا ہے
مَا : اس کو جو	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ : ان کے آگے ہے
وَمَا : اور اس کو جو	خَلْفَهُمْ : ان کے پیچھے ہے
وَلَا يُحِيْطُوْنَ : اور وہ احاطہ نہیں کرتے	بِشَيْءٍ : کسی چیز کا
مِّنْ عِلْمِهٖٓ : اس کے علم میں سے	اِلَّا : مگر
بِمَا : اس کا جو	شَآءَ : وہ چاہے
وَسِعَ : کشادہ ہوا	كُرْسِيُّهُ : اس کا تختِ حکومت
السَّمٰوٰتِ : آسمانوں میں	وَالْاَرْضَ : اور زمین میں
وَلَا يَـُٔوْدُهٗ : اور نہیں تھکاتا اس کو	حِفْظُهُمَا : ان دونوں کی حفاظت کرنا
وَهُوَ : اور وہ	الْعَلِيُّ : بالاتر ہے
الْعَظِيْمُ : عظیم ہے	

نوٹ (۱): تفسیر ابن کثیر میں متعدد احادیث دی ہوئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب سے زیادہ عظمت والی آیت ہے۔ ہر نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت اس کو پڑھ لینے سے انسان شیاطین جن وانس سے محفوظ رہتا ہے۔

آیت ۲۵۶

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾﴾

غ و ی

غَوٰی (ض) غَیًّا : صحیح راستے سے بھٹک جانا' گمراہ ہونا۔ ﴿وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی﴾ (طٰہٰ) ''اور کہنا نہ مانا آدمؑ نے اپنے ربّ کا تو وہ صحیح راستے سے ہٹ گئے۔''

غَیٌّ (اسم ذات بھی ہے) : گمراہی۔ آیت زیر مطالعہ۔

غَاوٍ (فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل) : گمراہ ہونے والا۔ ﴿وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ﴾ (الشُّعراء) ''اور شاعر لوگ' ان کی پیروی کرتے ہیں گمراہ ہونے والے۔''

غَوِیٌّ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت) : گمراہ۔ ﴿اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ﴾ (القصص) ''بے شک تو کھلا گمراہ ہے۔''

اَغْوٰی (افعال) اِغْوَاءً : راستے سے بہکا دینا' گمراہ کرنا۔ ﴿رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَغْوَیْنَا﴾ (القصص:٦٣) ''اے ہمارے ربّ! یہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا۔''

طَغٰی (ف) طَغْیًا وَطُغْیَانًا : مناسب حد سے بڑھنا۔ ﴿اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ﴾ (الحاقّة) ''بے شک ہم نے تم کو کشتی میں سوار کیا جب پانی اپنی حد سے بڑھ گیا۔'' ﴿فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا﴾ (النّٰزعٰت) ''پس جو حد سے بڑھا اور اس نے دُنیوی زندگی کو ترجیح دی۔''

اَلطَّاغُوْتُ (اسم) یہ واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوجاتا ہے' اگرچہ اس کی جمع طَوَاغِیْتُ اور طَوَاغٍ بھی آتی ہے: انتہائی سرکش' حدودِ بندگی سے تجاوز کرنے والا' شیطان' معبودِ باطل خواہ انسان ہو یا جن یا بُت۔

اَلطَّاغِیَةُ : انتہائی سرکش' ۃ مبالغہ کی ہے' کڑک دار بجلی جس کی کڑک حد سے بڑھی ہو۔ ﴿فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِیَةِ﴾ (الحاقّة) ''وہ ہلاک کیے گئے کڑک دار بجلی سے۔''

اَلطَّغْوٰی : سرکشی' نافرمانی۔ ﴿كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا﴾ (الشمس) ''قومِ ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے جھٹلایا۔''

ع ر و

عَرٰی (ن) عَرْوًا : کسی کے سامنے آنا' لاحق ہونا۔

عُرْوَةٌ (اسم ذات) : کسی چیز کو تھامنے یا لینے کا ذریعہ' جیسے پانی کے جگ کا دستہ' دروازے کا کنڈا' رسی کی گرہ وغیرہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

اِعْتَرٰی (افتعال) اِعْتِرَاءً : اہتمام سے لاحق ہونا۔ ﴿اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ﴾ (ھود:٥٤) ''ہم نہیں کہتے مگر یہ کہ تجھ کو لاحق ہوا ہمارے خداؤں میں سے کوئی بری طرح۔''

ف ص م

فَصَمَ (ض) فَصْمًا : توڑنا' کاٹنا۔

اِنْفَصَمَ (انفعال) اِنْفِصَامًا : ٹوٹنا' کٹنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب ''لَا اِكْرَاهَ'' مبتدأ ہے' اس کی خبر ''مَوْجُوْدٌ'' محذوف ہے اور ''فِي الدِّيْنِ'' قائم مقام خبر ہے۔ ''تَبَيَّنَ'' کا فاعل ''الرُّشْدُ'' ہے۔ ''مَنْ'' شرطیہ ہے۔ ''يَكْفُرْ'' سے ''بِاللّٰهِ'' تک شرط ہے اور ''فَقَدِ'' سے ''لَهَا'' تک جواب شرط ہے۔ ''اِنْفِصَامَ'' مبتدأ ہے' اس کی خبر محذوف ہے اور ''لَهَا'' قائم مقام خبر ہے۔

ترجمہ:

لَآ اِكْرَاهَ : کسی قسم کا کوئی جبر نہیں ہے	فِي الدِّيْنِ : دین (قبول کرنے) میں
قَدْ تَّبَيَّنَ : واضح ہوگئی ہے	الرُّشْدُ : ہدایت
مِنَ الْغَيِّ : گمراہی سے	فَمَنْ يَّكْفُرْ : پس جو انکار کرتا ہے
بِالطَّاغُوْتِ : سرکشی (کے راستوں) کا	وَيُؤْمِنْ : اور ایمان لاتا ہے
بِاللّٰهِ : اللہ (کی اطاعت) پر	فَقَدِ اسْتَمْسَكَ : تو وہ چمٹتا ہے
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى : انتہائی مضبوط کنڈے سے	لَا انْفِصَامَ : کسی طرح ٹوٹنا نہیں ہے
لَهَا : اس کو	وَاللّٰهُ : اور اللہ
سَمِيْعٌ : سننے والا ہے	عَلِيْمٌ : جاننے والا ہے

نوٹ : ''لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ'' کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو اسلام میں داخل کرنے کے لیے زبردستی نہیں کی جائے گی۔ لیکن جو بھی اسلام میں داخل ہوگا اس پر اسلامی ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہوگا اور نہ کرنے پر وہ سزا کا مستحق ہوگا' جبکہ ایک غیر مسلم اُس سزا سے مستثنیٰ ہوگا۔ اسلامی حکومت میں ملکی قوانین کی پابندی مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لیے یکساں ہوگی اور اس پہلو سے ان کے مابین کوئی امتیاز (discrimination) نہیں ہوگا۔

آیت ۲۵۷

﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾﴾

ترکیب: ''اَللّٰهُ'' مبتدأ ہے۔ ''وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا'' صلہ موصول مل کر خبر اوّل ہے' جبکہ ''يُخْرِجُهُمْ'' سے ''اِلَى النُّوْرِ'' تک پورا جملہ خبر ثانی ہے۔ ''اَلطَّاغُوْتُ'' یہاں جمع کے معنی میں آیا ہے اس لیے ''اَوْلِيَاءُ'' اور ''يُخْرِجُوْنَ'' جمع آئے ہیں۔

ترجمہ:

اَللّٰهُ: اللہ	وَلِيُّ الَّذِيْنَ: ان لوگوں کا دوست ہے جو
اٰمَنُوْا: ایمان لائے	يُخْرِجُهُمْ: وہ نکالتا ہے ان کو
مِّنَ الظُّلُمٰتِ: اندھیروں سے	اِلَى النُّوْرِ: نور کی طرف
وَالَّذِيْنَ: اور جنہوں نے	كَفَرُوْٓا: کفر کیا
اَوْلِيٰٓـئُهُمُ: ان کے دوست ہیں	الطَّاغُوْتُ: طاغوت
يُخْرِجُوْنَهُمْ: وہ لوگ نکالتے ہیں ان کو	مِّنَ النُّوْرِ: نور سے
اِلَى الظُّلُمٰتِ: اندھیروں کی طرف	اُولٰۗىِٕكَ: وہ لوگ
اَصْحٰبُ النَّارِ: آگ کے ساتھی ہیں	هُمْ: وہ لوگ
فِيْهَا: اس میں	خٰلِدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے ہیں

نوٹ: اس آیت میں نور اور ظلمات' ہدایت اور گمراہی کے لیے استعارے ہیں۔ ہدایت ایک ہی ہوتی ہے اس لیے نور واحد آیا ہے' جبکہ گمراہی کی متعدد صورتیں ہوتی ہیں اس لیے ظلمات جمع آیا ہے۔

آیت ۲۵۸

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ

اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٥٨﴾

ب ھ ت

بَهَتَ (ف) بَهْتًا : حیران کر دینا' ششدر کر دینا۔ ﴿بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ﴾ (الانبیاء: ٤٠) ''بلکہ وہ (یعنی آگ) آئے گی ان کے پاس اچانک تو وہ ششدر کر دے گی ان کو۔''

بُهْتَانٌ (فُعْلَانٌ کے وزن پر مبالغہ) : انتہائی حیران و ششدر کرنے والا۔ پھر اصطلاحاً ایسے جھوٹ اور جھوٹے الزام کے لیے آتا ہے جسے سن کر انسان ششدر اور دم بخود رہ جائے۔ ﴿هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾﴾ (النور) ''یہ ایک عظیم جھوٹا الزام ہے۔''

ترکیب : ''اَنْ'' سے پہلے ''بَا'' سببیہ محذوف ہے۔ ''اٰتٰهُ'' میں ضمیر مفعولی ''اَلَّذِیْ'' کے لیے ہے' جبکہ ''اَلْمُلْكَ'' مفعول ثانی ہے۔ ''فَاِنَّ'' میں ''فَ'' کا مفہوم ہے ''اچھا تو پھر''۔ ''بُهِتَ'' ماضی مجہول ہے۔ اس سے پہلے ''كَذٰلِكَ'' محذوف ہے۔

ترجمہ:

اَلَمْ تَرَ : کیا تو نے غور ہی نہیں کیا	اِلَى الَّذِيْ : اس (کی حالت) کی طرف جس نے
حَآجَّ : بحث کی	اِبْرٰهٖمَ : ابراہیمؑ سے
فِيْ رَبِّهٖٓ : ان کے رب (کے بارے) میں	اَنْ : (اس سبب سے) کہ
اٰتٰهُ : دی اس کو	اللّٰهُ : اللہ نے
الْمُلْكَ : بادشاہت	اِذْ قَالَ : جب کہا
اِبْرٰهٖمُ : ابراہیمؑ نے	رَبِّيَ الَّذِيْ : میرا رب وہ ہے جو
يُحْيٖ : زندگی دیتا ہے	وَيُمِيْتُ : اور موت دیتا ہے
قَالَ : اس نے کہا	اَنَا : میں (بھی)
اُحْيٖ : زندگی دیتا ہوں	وَاُمِيْتُ : اور موت دیتا ہوں

(باقی صفحہ 48 پر)